افکار

(۱)

’’ فکر و نظر ‘‘ میں عائلی قوانین سے متعلق مضامین کے مطالعہ سے یہ معلوم کر کے بڑی حیرت ہوئی کہ خلاف منشائے قرآنی رواج و دستور اتنی مدت سے چھائے ہوئے ہیں - ائمہ فقہ لے اجتہاد کو قطعاً ممنوع قرار نہیں دیا تھا یہ تو بعد میں خلافت الہیہ کہلانے والی سلطنتوں کے زیر سایہ ہوا - اس کی جواب دہی بھی غالباً انہی کے ذمے ہے کہ قرآن کا مطالعہ کرانے والوں نے قرآن عظیم پر تدبر کی تاکید و ارشاد سے کیوں بغاوت کی۔ فقہ کی تجدید کیوں نہیں ہوتی رہی مدارس دینی کو جدید تقاضوں سے کیوں دور رکھا گیا۔ وہاں تعلیم و تحقیق کے جدید طریقوں سے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا گیا - غالباً یہ گذشتہ ’’خلافتوں‘‘ کے مقاصد کے منافی تھا کہ ان کی پسندیدہ استمراری فقہ وجود میں لائی گئی - اگر یہ نہ ہوتا تو بلاشبہ قرآنی ارشادات پر غور و تدبر اپنے انوار واثمار کی نعمتوں کے ساتھ مستمر صورت میں جاری رہتا -

مدارس کے تعلیمی اوقات میں فقہ پر زیادہ زور دئے جانے کی وجہ سے قرآن حکیم کی اعلیٰ تدریس کے لئے گنجائش نہ رہی - افلا یتدبرون القرآن کے تعلیم کردہ گہرے مطالعہ کا ذوق پیدا نہیں ہوسکا -

یتلونہ حق تلاوتہ کے معنی بدل گئے - ایک ایک حرف پر دس دس نیکیوں کا حصول اور اس کو جلد سے جلد حاصل کرنے کے لئے تیز رفتاری سے صبحگاہی قرات کو تلاوت سمجھ لیا گیا - تراویح میں قرات کی تیز رفتاری اور ماہ صیام کے شبینوں کا دستور اسی حصول برکت کے لئے رہ گیا - خاص موقعوں پر قرآن خوانی اور ختم قرآن کی محفلیں رواج پذیر ہوئیں - قرآن کی تفہیم کی بجائے معیار یہ ٹھیرا کہ قرآن کتنے ختم کئے گئے ؟

وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي ٱتَّخَذُواْ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾

والسلام

اسلم عمر

کراچی